شذرات

حضرت استاذ علامہ سندھی نے فرمایا کہ ہم ماسکو گئے تو ہمارے پاس دو کتابیں تھیں (۱) اکبر نامہ (۲) سیر المتاخرین۔ کئی انقلابی اسلامی تاریخ کا مذاق اڑاتے ہیں کہ یہ بادشاہوں کے قصوں کے سوا اور کچھ نہیں سوسائٹی کی کوئی بات نہیں لکھتے۔ ہم نے انھیں بتایا کہ تم تاریخ کو نہیں سمجھتے۔ تم عالم نہیں ہو تم تاریخ پڑھنا کیا جانو؟ اسلام میں تاریخ کا دستور یہ رہا ہے کہ ایک ایک صنف کی تاریخ جدا جدا ہے، شاعروں، بازیگروں، وزیروں، امیروں، پیشہ وروں اور عالموں وغیرہ کی سب تاریخیں الگ الگ ہیں۔

ایک روز ایک سوشلسٹ نے اکبر نامہ میں چند تصویریں دیکھیں کہ زیوروں کی الگ ہیں اور سرکاری اسلحہ کی الگ۔ وہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ ہم تو دھوکہ میں رہے تاریخ تو یہ ہے۔

ہم نے پوچھا تو کیا ابو الفضل نے اپنے زمانے کی سماجی حالات لکھے ہیں؟ مخاطب نے جواب دیا کہ ہاں! ہم نے پوچھا کہ ایک عظیم الشان بادشاہ کا نہایت معروف وزیر اعظم ہے کیا وہ خود سارے ملک میں چل پھر کر ان حالات کو جمع کرتا ہے؟ کہا نہیں۔ ہم نے کہا اس کے زمانے میں ہر ایک صوبے کے ہر ایک شہر میں ایسے لائق آدمی مقرر کئے گئے تھے جو سوشل حالات صحیح طور پر جمع کرنے کے بعد بھیجتے تھے اگر ایسی درسگاہیں نہ ہوتیں جس میں اتنے آدمی تیار ہوتے تو وہ کس طرح حالات جمع کرتا؟ اگر آپ آج مسلمانوں کو بے وقوف پاتے تو وہ ایسے نہ تھے۔ مثلاً سندھ میں ایک مچھلی ہے "پلا" نامی وہ سندھ کے سوا دنیا میں اور کہیں نہیں ہوتی ابو الفضل نے تو اس کا حال لکھا ہے۔

ہمارے ایک دوست گزیٹیئر آفس میں کام کرتے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ مکران میں گزیٹیئر آفس میں کام کر رہے تھے ہم نے مکران کے متعلق جو سندھ کا حصہ مانا جاتا ہے۔ بہت کچھ تحقیقات کے بعد ایک خلاصہ

نکالا - وہ خلاصہ ابوالفضل کے بیان سے ہرگز ہرگز زیادہ نہ تھا - مگر کمشنر نے تنبیہ کرکے کہ ادھر ادھر کی باتیں ملاکر خواہ مخواہ زیادہ بنانے کا حکم دیا -

جہانگیر اور شاہجہاں نظام اکبری قائم رکھ کر اس کی غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں اگر شاہ جہاں کے زمانے میں اچھی حکومت تھی اور کسی مسلمان کو ان پر اعتراض نہیں ہے تو وہ اکبر ہی کے طفیل ہے اکبر کے زمانے میں ایسی غلطیاں پیدا ہوئیں جو ایک زمانے کے بعد جاکر درست ہو سکتی تھیں - چنانچہ شاہ جہاں نے وہ غلطیاں درست کیں -

میں نے اپنے ایک خطبے میں لکھا ہے کہ ہندوؤں جیسی سوسائٹی کو اسلام جیسے انٹرنیشنل مذہب کا تعارف کرانے والا پیدا کیا - مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ اکبر نے اس میں فخر کیا ہے کہ میں نے یہ کام کیا کہ میں نے ہندوؤں سے اسلام کا تعارف کرا دیا - مگر میں اس وقت خطبہ لکھ چکا تھا -

شاہ جہاں کے زمانہ تک تخت طاؤس ہے ، خزانے بھرپور ہیں ، ہر طرف امن ہے اس زمانے میں کوئی اور مسلمان بادشاہ اس کا ہم چشم نہیں ہے - نہ ایران کا نہ استنبول کا ، اس دور ترقی میں ایک نیا شخص پیدا ہوتا ہے - یعنی "مجدد الف ثانی" وہ جہانگیر کے آخری دور اور شاہ جہاں کے ابتدائی دور میں ہیں وہ اکبری تحریک کو ناپسند کرتے ہیں لیکن جہانگیر اور شاہ جہاں کے دلدادہ ہیں - عالمگیر ان کا مرید ہے یعنی ان کے پوتے شیخ محمد معصوم کے بیٹے کا مرید ہے -

حضرت مجدد صاحب اپنے آپ کو اپنے وقت میں اسلام کا مرکز سمجھتے ہیں اس کا لازمی اثر اورنگزیب عالمگیر کے دماغ میں آتا ہے کہ مجھے اسلام کا مرکز ہو کر رہنا چاہیئے - استنبول کے سلاطین اسلام کی مرکزیت سنبھالنے کے قابل نہیں رہے - ایران کے سلاطین تو ہیں ہی شیعہ جو چیز مرکز کو چاہیئے وہ سب ہندوستان کے بادشاہ کو حاصل ہے مال ، دولت ، علم ، تقویٰ وغیرہ -

اب یہاں سے عالمگیر کا نکر اکبری نظام سے بدلتا ہے - اکبر سے لے کر شاہ جہاں تک جو ہندوستان کے سلاطین تھے ان کو خلافت کا خیال نہیں آیا - اگرچہ وہ اپنے آپ کو خلیفہ سمجھتے تھے مگر اس کا مطلب صرف اتنا تھا کہ وہ کسی دوسرے خلیفہ کے تابع نہیں ہیں - مگر یہ خیال کہ اس سے یہ منصب چھین لیں نہ شاہ جہاں کے دل میں آیا نہ جہانگیر کے -

امام ربانی کے طریقے کو جاری کرنے کے لئے اس کی سلطنت عالمگیر کے پاس ہونی چاہیئے -

گیارھویں اور بارھویں صدی کے عرب مؤرخین میں سے دو نے سلطان عالمگیر کو اپنے بادشاہوں سے بہتر
قرار دیا ہے ۔ خلافت راشدہ کے بعد عالمگیر پہلا اور تنہا شخص ہے جس کی عرب مورخین نے تعریف کی
ہے ۔ کتاب خلاصۃ الاثر فی اعیان الحادی عشر یا اس طرح ایک بارھویں صدی کی کتاب ہیں ۔
سلطان چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا خلیفہ ہو کر رہے اور حجاز پر اس کا قبضہ ہو۔ اس سے لئے نمایاں طور پر دو
کام کئے :

(۱) فتاوی عالمگیری مرتب کرایا اور سارے ہندوستان میں حنفی قانون جاری کر کے دکھایا ۔ اس سے ترکستان
کے حنفی اور عرب ایک عظیم الشان ملک میں حنفی قانون کو رائج ہوتا دیکھتے ، سب کی ہمدردی سلطان کے ساتھ
ہو جاتی ہے اس میں اگر وہ ہندوؤں پر جزیہ نہ لگاتے تو اس کا سارا کام برباد ہو جاتا ہے ۔ وہ جزیہ لگا کر دوسری
طرف اس کی تلافی کر دیتا ہے ۔

(۲) دوسرا کام یہ کیا کہ شیعہ سے عداوت مول لی یہ خلافت کے لئے ضروری تھا ۔ شیعہ تو کسی شیعہ کو
کو بھی خلیفہ نہیں مان سکتے ۔ اس لئے اس نے دکن کی شیعہ سلطنتوں پر حملہ کر کے ان کو فتح کر لیا یہ کام سلطان
کے لئے مشکل ہو گیا ۔ اس لئے کہ شیعہ اکبر کے زمانے سے دربار میں گھسے ہوئے تھے ۔ یہاں سلطان کی تدبیر کام
نہ کر سکی جیسے کرنا چاہیے تھا ۔ اس کے نیل ہونے کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس کا پہلا جانشین بہادر شاہ اول
شیعہ تھا ۔